ملفوظات حضرت مولنا محمد الیاس رحمہ اللہ تعالیٰ

مفتی محمد طارق محمود صاحب

(۲۰ ویں قسط)

① تبلیغی جماعت کا مقصد فرمایا... ہماری اس تحریک کا اصل مقصد ہے مسلمانوں کو جمیع ماجاء بہ النبی سکھانا (یعنی اسلام کے پورے علمی و عملی نظام سے امت کو وابستہ کردینا) یہ تو ہمارا اصل مقصد ہے۔ رہی قافلوں کی چلت پھرت اور تبلیغی گشت سو یہ اصل مقصد کے لیے ابتدائی ذریعہ ہے اور کلمہ و نماز کی تلقین و تعلیم گویا ہمارے پورے نصاب کی الف بے تے ہے۔

(ملفوظات، ص:29 جامع مولنا منظور نعمانی رحمہ اللہ تعالیٰ)

② علمِ دین اور ذکر اللہ کا اہتمام فرمایا.. ایک دن بعد نماز فجر جب کہ اس تحریک میں عملی حصہ لینے والوں کا نظام الدین کی مسجد میں بڑا مجمع تھا اور حضرت مولنا کی طبیعت اس قدر کمزور تھی کہ بستر پر لیٹے لیٹے بھی دو چار لفظ بآواز نہیں فرما سکتے تھے تو اہتمام سے ایک خاص خادم کو طلب فرمایا اور اس کے واسطے سے پوری جماعت کو کہلوایا کہ آپ لوگوں کی یہ ساری چلت پھرت اور ساری جدوجہد بے کار ہوگی اگر اس کے ساتھ علمِ دین اور ذکر اللہ کا پورا اہتمام آپ نے نہیں کیا، بلکہ سخت خطرہ اور قوی اندیشہ ہے کہ اگر ان دو چیزوں کی طرف سے تغافل (غفلت) برتا گیا تو یہ جدوجہد مبادا فتنہ اور ضلالت (گمراہی) کا ایک نیا دروازہ نہ بن جائے۔ (حوالہ بالا:35)

③ خلوت میں ذکر و فکر فرمایا... مجھے جب بھی میوات جانا ہوتا ہے تو ہمیشہ اہلِ خیر اور ذکر کے مجمع کے ساتھ جاتا ہوں، پھر بھی عمومی اختلاط سے دل کی حالت اس قدر متغیر ہوجاتی ہے کہ جب تک اعتکاف کے ذریعہ اس کو غسل نہ دوں یا چندروز کے لیے سہارنپور یا رائے پور کے خاص مجمع یا خاص ماحول میں جا کر نہ رہوں دل اپنی حالت پر نہیں آتا۔

دوسروں سے کبھی کبھی فرمایا کرتے تھے "دین کے کام کرنے والوں کو چاہیے کہ گشت اور چلت پھرت کے طبعی اثرات کو خلوتوں کے ذکر و فکر کے ذریعہ دھویا کریں۔ (حوالہ بالا، ص:65)

④ اُمت کی بیماری: فرمایا... ہمارے نزدیک اس وقت امت کی اصل بیماری دین کی طلب و قدر سے ان کے دلوں کا خالی ہونا ہے۔ اگر دین کی فکر و طلب ان کے اندر پیدا ہوجائے تو ان کی اسلامیت دیکھتے دیکھتے سرسبز ہوجائے۔

ہماری اس تحریک کا اصل مقصد بس دین کی طلب و قدر پیدا کرنے کی کوشش کرنا ہے، نہ کہ صرف کلمہ اور نماز وغیرہ کی تصحیح و تلقین۔ (حوالہ بالا، ص:67)

⑤ اعتقاد سے متعلق اصول فرمایا.. اعتقادات کے بارے میں اصول یہ ہے کہ اپنی طرف سے تو اعتقاد کو واثق اور مضبوط رکھنے کی پوری کوشش کرے اور اس کے خلاف وساوس کو کبھی نہ آنے دے، لیکن پھر بھی ڈرتا رہے کہ کما حقہ یقین مجھے حاصل ہے یا نہیں۔

(حوالہ بالا، ص:90)

دوسری و آخری قسط

ملفوظات حضرت مولنا محمد الیاس رحمہ اللہ تعالیٰ

مفتی محمد طارق محمود صاحب

دوسروں تک کلمہ پہنچانے کا فائدہ ہماری تبلیغ کا حاصل یہ ہے کہ عام دین دار مسلمان اپنے اوپر والوں سے دین لیں اور اپنے نیچے والوں کو دیں۔ مگر نیچے والوں کو اپنا محسن سمجھیں۔ کیوں جتنا ہم کلمہ کو پہنچائیں گے، پھیلائیں گے اس سے خود ہمارا کلمہ منور اور کامل ہوگا۔ (ملفوظات،ص42،مولنا منظور نعمانی)

فرمایا: حضرت مولنا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا کام کیا ہے، بس میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو۔ اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے گی۔ (ملفوظات،ص51,52)

فرمایا: دین کے ادارے اور جتنے بھی ضرورت کے امور ہیں ان سب کے لیے تبلیغ (صحیح اصول کے ساتھ ملک بہ ملک پھرنے کی کوشش کرنا) بمنزلہ زمین ہموار کرنے کے ہے۔ اور دیگر جتنے بھی امور ہیں وہ اس زمینِ مذہب کے اوپر بمنزلہ باغات کی پرورش کرنے کے ہیں۔

(حضرت مولنا الیاس اور ان کی دینی دعوت،ص:292)

تبلیغی جماعت کا مقصد دین کے فروغ کے لیے جان دینے کے شوق کو زندہ کرنا اور جان کو بے قیمت کر دینا ہماری تحریک کا مقصود اور خلاصہ ہے۔ (ایضاً،ص:226)

حضرت مولنا زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ کو ایک خط میں تحریر

فرمایا: میں بہت ہی دل و ایمان سے متمنی ہوں کہ بہت ہی اہتمام کے ساتھ ہمت لگا کر یہ دعا کریں کہ میری یہ تحریک سراسر عمل ہو، اقوال کی کثرت اس کے عمل کو مکدر نہ کرے، بلکہ قول اور تقریر بقدر ضرورت اعانت کے درجہ میں رہے۔ (ایضاً،ص:226)

فرمایا: علم کے فروغ اور ترقی کے بقدر اور علم ہی کے فروغ اور ترقی کے ماتحت دین پاک فروغ اور ترقی پا سکتا ہے۔ میری تحریک سے علم کو ذرا بھی ٹھیس پہنچے یہ میرے لیے خسرانِ عظیم (بڑا نقصان) ہے۔ میرا مطلب تبلیغ سے علم کی طرف ترقی کرنے والوں کو ذرا بھی روکنا یا نقصان پہنچانا نہیں ہے، بلکہ اس سے بہت زیادہ ترقیات کی ضرورت ہے اور موجودہ جہاں تک ترقی کر رہے ہیں یہ بہت ناکافی ہے۔ (ایضاً،ص123)

حضرت مولنا زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ کے نام ایک خط میں تحریر

فرمایا: میری ایک بڑی تمنا ہے کہ خاص اصول کے ساتھ مشائخ طریقت کے یہاں سے جماعتیں آدابِ خانقاہ کی بجا آوری کرتے ہوئے خانقاہوں میں فیض اندوز ہوں اور جس میں باضابطہ خاص وقتوں میں اِرد گرد کے گاؤں میں تبلیغ بھی جاری رہے۔ اس بارے میں ان آنے والوں سے مشاورت کر کے کوئی طرز مقرر فرما رکھیں۔ یہ بندہ ناچیز بھی اس ہفتہ بہت زیادہ اُمید ہے کہ چند روسا کے ساتھ حاضر ہو۔ دیوبند اور تھانہ بھون کا بھی خیال ہے۔ (ایضاً،ص:124,125)